

کتاب: چهل حدیث « کربلا » پہلا حصہ

<"xml encoding="UTF-8?">



کتاب: چهل حدیث « کربلا » پہلا حصہ
ترجمہ (فارسی) محمد صحتی سردودی -

ترجمہ (اردو): یوسف حسین عاقلی

مقدمہ:

حدیث کربلا، حرّیت، آزادی اور حماسہ و افکار کی گفتگو ہے اور اس کے روایت، عروج کی داستان ہے اور اس کا نغمہ ہمیشہ سرخ، حیات بخش اور یہ کاروان ہمیشہ رواں دواں ہے۔
ہماری ایک کتاب «سیمای کربلا، حریم حرّیت» میں کربلا اور عاشورا کے لازوال واقعہ اور حماسہ کے بارے میں کچھ باتیں تحریر ہے اور ہم نے اس کتاب میں متعدد احادیث بھی شامل کی ہیں - البتہ مختصر وضاحت اور شرح کے ساتھ۔

پس اس تمہید میں طوالت کی ضرورت نہیں ہے، چند نکات کا ذکر کرنا کافی ہے جو اس مجموعہ کی بہتر تفہیم کے لئے کارآمد ثابت ہو:

۱ - کربلا کے بارے میں روایات بالخصوص آستان قدس حسینی علیہ السلام کی زیارت کا تذکرہ بہت سارے منابع میں کثرت سے ملتا ہے، مگر احادیث کی اس مختصر مجموعہ میں سینکڑوں احادیث میں سے فقط چالیس احادیث وہ بھی پروردگار عالم کے منتخب اور برگزیدہ افراد کے نورانی کلمات کو چالیس کی عدد کے ساتھ منحصر کرنا "سمندر کو کوزے میں بند کر دینے" کے مترادف ہے
یہ مختصر مجموعہ کوزہ اور کلام معصوم سمندر ہے۔

۲ یہ احادیث مستند کتابوں سے نقل کی گئی ہیں اور ان میں سے زیادہ تر کتاب "کامل الزیارات" میں مل سکتی ہیں، یہ کتاب شیعہ علماء کی رائے میں معتبر اور محکم ہے۔

۳ احادیث کے انتخاب میں متعدد نکات کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ساتھ خاص کر اس نکتہ پر خصوصی توجہ کی کوشش کی کہ جہاں تک ممکن ہو، ایسی حدیث بیان کی جائے جن کے الفاظ کم اور مستند ہو، لیکن معانی سے بھرپور ہو، تاکہ ہر ایک کے لئے ذہن نشین اور اسے حفظ کرنا آسان اور ممکن ہو۔

۴ - پیشگی معذرت خواہی کے ساتھ کہ تراجم ناکافی تھے چونکہ جولطف بے نظیر و بے مثال، سخن و کلام

معصومین علیہ السلام میں ہے وہ تراجم میں قلمبند نظر ناممکن ہے البتہ اپنے بساط کے مطابق سعی و تلاش کی ہے مگر ناکافی ہے البتہ امید ضرور ہے کہ پروردگار عالم حضرت حق کی بارگاہ میں قبول و منظور قرار پائے۔

قم - ۱۳۷۳/۸/۱۰ --- ۱۶ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

فصل اول

فضیلت کربلا

خالص رازداری

۱- عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ قَالَ: ... وَ هِيَ أَطْهَرُ بُقَاعِ الْأَرْضِ وَ أَعْظَمُهَا حُرْمَةً وَ إِنَّهَا لَمِنْ بَطْحَاءِ الْجَنَّةِ. [بحار الانوار، ج، ۹۸، ص، ۱۱۵ نیز کامل الزیارات، ص ۲۶۴]

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک طویل حدیث ضمن میں فرماتے ہیں: کربلا روئے زمین پر سب سے پاکیزہ زمین کا ایک ٹکرا ہے اور جس کی تعظیم اس لحاظ سے سب سے زیادہ ہے چونکہ حقیقت یہ ہے کہ کربلا جنت کی کشادہ جگہوں میں سے ایک ہے۔

سرزمین نجات

۲- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ : يُقْبَرُ ابْنِي بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَا هِيَ الْبُقْعَةُ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا قُبَّةُ الْأَسْلَامِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَ نُوحٍ فِي الطُّوفَانِ. [کامل الزیارات، ص ۲۶۹، باب ۸۸، ح ۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: میرے فرزند (حسین) کو ایسی سرزمین میں دفن کیا جائے گا جیسے کربلاء کھاجاتا ہے، یہ ایک ایسی ممتاز سرزمین ہے جو ہمیشہ سے اسلام کا گنبد اور قلعہ رہا ہے، چنانچہ پروردگار عالم نے حضرت نوح علیہ السلام کے یاران اور مؤمن ساتھیوں کو طوفان سے نجات دی تھی وہاں کے طوفان سے نوح کے وفادار ساتھی۔

مسلخ عشق

۳- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَذَا ... مَصَارِعُ عُشَّاقٍ شُهِدَاءٍ لَا يَسْبِقُهُمْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ وَ لَا يَلْحَقُهُمْ مَنْ كَانَ بَعْدَهُمْ. [تهذيب، ج، ۶، ص ۷۳ و بحار، ج ۹۸، ص ۱۱۶]

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام (ایک مرتبہ کربلا سے گزر رہے تھے لیکن جب وہاں پہنچے تو آپ علیہ السلام گر پڑے اور) فرمایا:

یہ سرزمین عاشقوں اور پہلوانوں کی قربان گاہ اور شہداء کا مشہد ہے، یہ ایسے شہداء ہیں جن کے مقابلے میں نہ ماضی کے شہداء اور نہ مستقبل کے شہداء ان کے مقام کو پاسکتے ہیں اور نہ ہی اس عالی مقام پر پہنچ سکتے ہیں۔

ستارہ سرخ محشر

۴- قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: تَزْهَرُ أَرْضُ كَرْبَلَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالْكُوكَبِ الدَّرِّيِّ وَ تُنَادِي أَنَا أَرْضُ الْمُقَدَّسَةِ الطَّيِّبَةِ الْمُبَارَكَةِ الَّتِي تَصَمَّنَتْ سَيِّدَ الشَّهَدَاءِ وَ سَيِّدَ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. [ادب الطف، ج ۱، ص ۲۳۶، بہ نقل از کامل الزیارات، ص ۲۶۸]

امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: کربلا کی سرزمین قیامت کے دن موتی کے ستارے کی طرح چمکے گی اور پکارے گی کہ میں خدا کی مقدس و پاک سرزمین ہوں، میں وہ سرزمین ہوں جس میں جوانان بہشت کا سردار اور سید الشہداء کی حکمران ہے۔

عطر عشق

۵- قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَاهَا لَكَ أَيْتُهَا التُّرْبَةُ لِيَحْشُرَنَّ مِنْكَ قَوْمٌ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. [شرح نہج البلاغہ، ج 4، ص 169]

امیر المومنین علیہ السلام (جب جنگ صفین کے وقت سرزمین کربلا سے گزر ہوا تو آپ علیہ السلام نے نماز اداء کی اور مٹھی ہاتھوں میں اٹھا کر خوشبو سنگھی اس کے بعد مٹی سے مخاطب ہو کر) فرمایا: اے تربت (مٹی) کتنی خوشبودار ہو! قیامت کے دن تم میں سے ایک قوم اٹھے گی جو بغیر کسی حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہونگے۔

کربلا و بیت المقدس

۶- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلْغَاضِرِيَّةُ مِنْ تُرْبَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ. [کامل الزیارات، ص 269، باب 88، ح 7]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کربلا کی تربت اور مٹی بیت المقدس کی مٹی سے ہے فرات و کربلا

۷- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ أَرْضَ كَرْبَلَا وَمَاءَ الْفُرَاتِ أَوَّلُ أَرْضٍ وَأَوَّلُ مَاءٍ قَدَّسَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى... [بحار الانوار، ج 98، ص 109 و نیز کامل الزیارات، ص 269]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «سرزمین کربلا» اور «آب فرات»، وہ پہلی سرزمین اور پہلا پانی تھا جسے خداوند متعال نے تقدس و شرافت اور عزت سے نوازا۔

راہِ بہشت

۸- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَوْضِعُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُرْعَةٌ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ. [کامل الزیارات، ص 271، باب 89، ح 1]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام کی قبر کی جگہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

کربلا، کعبہ انبیاء

۹- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَيْسَ نَبِيٌّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، إِلَّا يَسْأَلُونَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يُؤَدِّنَ لَهُمْ فِي زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامِ، فَفَوْجٌ يَنْزِلُ وَفَوْجٌ يَخْرُجُ.

[مستدرک الوسائل، ج 10، ص 224؛ بہ نقل از کامل الزیارات، ص 111]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: آسمانوں اور زمین میں کوئی انبیاء نہیں ہیں جب تک کہ وہ خداوند متعال انہیں زیارت امام حسین علیہ السلام کی اجازت و رخصت نہ دیں، اور زیارت سے مُشْرِفِ یاب نہ ہوئے ہوں یہ اس طرح انجام پاتا ہے کہ ایک گروہ کربلا میں اترتا ہے تو دوسرا گروہ وہاں سے عرج اور اوپر آسمانوں کی طرف جاتا ہے۔

کربلا، مطاف فرشتگان

۱۰- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَيْسَ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَسْأَلُونَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يُؤَدِّنَ لَهُمْ فِي زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامِ، فَفَوْجٌ يَنْزِلُ وَفَوْجٌ يَخْرُجُ. [مستدرک الوسائل، ج 10، ص 244؛ بہ نقل از

کامل الزیارات ص 114]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: آسمانوں اور زمین میں کوئی فرشتہ نہیں ہے جب تک کہ پروردگار ان کو زیارت

امام حسین علیہ السلام کی اجازت نہ دیں، اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوئے ہوں یہ اس طرح انجام پاتا ہے کہ ہمیشہ فرشتوں کا ایک گروہ کربلا میں اترتا ہے تو دوسرا گروہ وہاں سے عرج اور اوپر آسمانوں کی طرف جاتا ہے۔

کربلا، حرم امن

۱۱- قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ كَرْبَلَا حَرَمًا آمِنًا مُبَارَكًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَ مَكَّةَ حَرَمًا. [کامل الزیارات، ص 267 بحار، ج 98، ص 110]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک خدا نے مکہ مکرمہ کو حرم بنانے سے پہلے کربلا کو امن و محفوظ اور بابرکت حرم قرار دیا۔

مسلسل زیارت

۱۲- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: زُورُوا كَرْبَلَا وَ لَا تَقْطَعُوهُ فَإِنَّ خَيْرَ أَوْلَادِ الْأَنْبِيَاءِ صَمِنَتْهُ... [کامل الزیارات، ص 269]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: (اے محبین!) کربلا کی زیارت کیا کرو اور اس سلسلے کو جاری و ساری رکھو کیونکہ سرزمین کربلا نے انبیاء الہی کی بہترین اولاد کو اپنے آغوش میں لیا ہوا ہے۔

بارگاہ مبارک

۱۳- قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «شَاطِئُ الْوَادِي الْأَيْمَنِ» الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ، [قرآن، سورہ قصص، آیہ 30] هُوَ الْفُرَاتُ وَ «الْبُقْعَةُ الْمُبَارَكَةُ» هِيَ كَرْبَلَا. [بحار الانوار، ج 57، ص 203؛ بہ نقل از تہذیب]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «وادی ایمان کا ساحل» جس کا ذکر پروردگار عالم نے قرآن میں کیا ہے [قرآن مجید، سورہ قصص، آیہ 30] سے مراد " فرات " ہے اور «الْبُقْعَةُ الْمُبَارَكَةُ» یعنی («بارگاہ بابرکت») سے مراد "کربلاء" ہے۔